14095 ـ شطرنج كهيلنے كا حكم

سوال

كيا (موجودہ دور ميں معروف) شطرنج كهيلنى شرعا جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جب بهى شطرنج باطنى يا ظاہر طور پر كسى واجب چيز سے مشغول كر دے اور اس ميں ركاوٹ كا باعث بنے تو علماء كرام كا اس كى حرمت پر اتفاق ہے، مثلا اگر فرض نماز سے مشغول كر دے اور روك دے، يا پهر واجب شدہ نفس كى مصلحت يا اہل و عيال كى واجب مصلحت ميں ركاوٹ ڈالے، يا امر بالمعروف اور نہى عن المنكر، يا صلہ رحمى اور والدين كے ساتھ حسن سلوك ميں ركاوٹ كا باعث بنے، يا پهر امامت يا و ذمہ دارى وغيرہ واجبات ميں سے كسى فعل كو نظرى سرانجام دينا واجب ہو تو مسلمانوں كے اجماع كے مطابق يہ حرام ہے.

اور اسى طرح جب وہ كسى حرام امر پر مشتمل ہو، مثلا جهوٹ يا جهوٹى قسم، يا خيانت، يا ظلم يا ظلم پر اعانت، يا دوسرى حرام اشياء پر معاونت كا باعث ہو تو مسلمانوں كے اجماع كے مطابق يہ حرام ہے) اھـ

ماخوذ از: مجموع الفتاوى ابن تيميہ (32 / 218 ـ 240).

ليكن جب كسى واجب اور فرض چيز ميں ركاوٹ نہ كرے، اور نہ ہى كسى حرام كام پر مشتمل نہ ہو، تو علماء كرام كا اس كے حكم ميں اختلاف ہے:

چنانچہ جمہور علماء كرام (امام ابو حنيفہ، امام مالك، امام احمد، اور امام شافعى كے بعض ساتهى) اس كو حرام قرار ديتے ہيں، اور انہوں نے اس كى حرمت ميں كتاب اللہ اور صحابہ كرام كے اقوال پيش كيے ہيں.

كتاب اللہ كے دلائل:

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اے ایمان والو بات یہی ہے کہ شراب، اور جوا و قماربازی، اور تھان (درگاہیں) اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں اور شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ تھلگ رہو تا کہ تم کامیاب ہو سکو .

شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ وہ شراب اور جوے و قماربازی کے ذریعہ تمہارے درمیان عداوت و دشمنی اور بغض پیدا کر دے، اور تمہیں اللہ تعالی کے ذکر اور نماز سے روك دے، تو اب بھی تم باز آ جاؤ المآئدة (90 ـ 91).

قرطبی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

" یہ آیت نرد اور شطرنج پر جوا لگا کر اور جوے کے بغیر کھیلنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے، کیونکہ جب اللہ تعالی نے شراب کو حرام کیا تو اس میں پائے جانے والے معنی کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:

شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ وہ شراب اور جوے و قماربازی کے ذریعہ تمہارے درمیان عداوت و دشمنی اور بغض پیدا کر دے، اور تمہیں اللہ تعالی کے ذکر اور نماز سے روك دے .

تو ہر وہ کھیل اور لہو لعب اس کی کم مقدار اس کی زیادہ کی دعوت دے، اور اسے کھیلنے والوں میں عداوت و بغض پیدا کر دے، اور اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے تو یہ شراب نوشی کی طرح ہی ہے، تو اس سے یہ واجب ٹھرا کہ وہ شراب کی طرح ہی حرام ہو " اھـ

دیکھیں: الجامع لاحکام القرآن (6 / 291).

صحابہ کرام کے اقوال:

علی بن طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ وہ کچھ افراد کے پاس سے گزرے جو شطرنج کھیل رہے تھے تو وہ کہنے لگے:

ان مجسموں کو کیا ہے جن پر تم جھکے ہوئے ہو "

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: علی رضی اللہ تعالی عنہ سے شطرنج کے متعلق جتنے بھی اقوال بیان کیے جاتے ہیں ان میں سب سے صحیح ترین قول یہی ہے. اھ

اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے شطرنج کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو ان کا قول تھا:

" یہ نرد سے بھی زیادہ برا ہے "

اور نرد یا نردشیر وہ کھیل ہے جو آج کل لڈو وغیرہ کے نام سے معروف ہے، اور احادیث میں اس کی حرمت آئی ہے.

ابو داود رحمہ اللہ نے ابو موسى اشعرى رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس نے نرد كهيلى اس نے اللہ تعالى اور اس كے رسول كى نافرمانى كى "

سنن ابو داود حديث نمبر (4938) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابو داود حديث نمبر (4129) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور امام مسلم نے روايت كيا ہے كہ: نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس نے نردشير كهيلى گويا كہ اس نے خنزير كے گوشت اور اس كے خون ميں اپنا ہاتھ ڈبويا "

صحيح مسلم حديث نمبر (2260).

امام نووى رحمہ اللہ اس كى شرح كرتے ہوئے كہتے ہيں:

" يہ حديث نردشير گهيلنے كى حرمت ميں امام شافعى اور جمہور علماء كى دليل ہے.

" گويا كہ اس نے اپنا ہاتھ خنزير كے گوشت اور اس كے خون ميں رنگا "

كا معنى ہے: يعنى ان دونوں اشياء كو كهانے كى حالت ميں، اور يہ انہيں كهانے كى حرمت كے ساتھ اس كى حرمت كى تشبيہ ہے " اھـ

شطرنج كى حرمت ميں علماء كرام كے اقوال:

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور رہى شطرنج تو يہ نرد كى طرح ہى حرام ہے " اھـ

ديكهيں: المغنى ابن قدامہ (14 / 155).

اور ابن قيم رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور شطرنج كى خرابياں تو نرد سے بهى زيادہ ہيں، نرد كى حرمت پر دلالت كرنے جو بهى دليل ہے وہ بالاولى شطرنج كى حرمت پر دلالت كرتى ہے... امام مالك اور ان كے ساتهيوں، اور امام ابو حنيفہ اور ان كے اصحاب اور امام احمد اور ان كے اصحاب اور جمہور تابعين كا قول يہى ہے....

کسی بھی صحابی سے یہ معلوم نہیں کہ کسی ایك نے بھی اسے حلال کہا ہو اور یہ کھیلی ہو، اللہ سبحانہ و تعالی نے انہیں اس سے محفوظ رکھا، اور جس صحابی کی طرف بھی یہ منسوب کیا جاتا ہے کہ انہوں نے یہ کھیلی مثلا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ تو یہ صحابہ کرام پر بہتان اور افترا پردازی ہے، صحابہ کرام کے حالات کا علم رکھنے والا، اور ان کے آثار کا ہر عالم اس کا انکار کریگا.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل ترین خلق اور خیرالقرون کے لوگ صحابہ کرام کسی ایسی چیز کو کیسے حلال کر سکتے ہیں جو اس کھیل میں غرق ہونے والے کو شراب سے بھی زیادہ اللہ کے ذکر اور نماز سے روکے، اور واقعات اس کے شاہد ہیں، اور یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ شارع نرد کو تو حرام کرے، اور شطرنج جو کہ اس سے بھی کئی لحاظ سے بری ہے اسے مباح اور جائز قرار دے.... " اھـ

دیکھیں: الفروسية (303 ـ 311).

اور امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" رہی شطرنج تو اکثر علماء کرام اسے کھیلنا حرام کہتے ہیں، چاہے یہ رہن کےساتھ ہو یا بغیر رہن کے، اور اگر رہن کے ساتھ ہو تو یہ بلاخلاف یہ قمار بازی ہے، اور اگر رہن سے خالی ہو تو بھی اکثر علماء کے ہاں یہ قمار بازی اور حرام ہے...

امام نووی رحمہ اللہ سے شطرنج کھیلنے کے متعلق دریافت کیا گیا کہ آیا یہ حرام ہے یا جائز ؟

تو نووی رحمہ اللہ نے جواب دیا:

اگر اسے کھیلتے ہوئے نماز ضائع ہو گئی یا وقت سے ادائیگی میں تاخیر ہوئی، یا اسے عوض پر کھیلا گیا تو یہ حرام ہے، وگرنہ امام شافعی کے ہاں مکروہ ہے، اور ان کے علاوہ دوسروں کے ہاں حرام ہے.... " اھـ

دیکھیں: الکبائر (89 ـ 90).

مزید تفصیلات دیکھنے کے لیے امام آجری کی کتاب " تحريم النرد و الشطرنج و الملاهی " تحقیق محمد سعید ادریس کا مطالعہ کریں.

واللہ تعالی اعلم.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ ہمیں اپنی رضامندی اور محبت والے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہمیں اپنی اطاعت و فرمانبرداری میں استعمال کر لے.

اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .